10387 ـ نماز حاجت

سوال

میرا سوال نماز حاجت کے متعلق ہے:
یہ کتنی بار ادا کرنی چاہیے، اور اس کی ادائیگی کب ممکن ہے؟
کیا نماز حاجت اس وقت ادا کی جائے جس میں دعاء کی قبولت متوقع ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان کے لیے مشروع یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کی عبادت اس طرح کرے جو اللہ تعالی نے کتاب اللہ میں مشروع کی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں ثابت ہے، اور اس لیے بھی کہ عبادت توفیقی ہوتی ہے، جس میں کوئی کمی و بیشی نہیں ہو سکتی، اس لیے کسی بھی عبادت کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ یہ عبادت مشروع ہے، لیکن جب صحیح دلیل ہو تو مشروع کہا جا سکتا ہے.

جسے نماز حاجت کے سے موسوم کیا جاتا ہے، ۔ ہمارے علم کے مطابق ۔ یہ ضعیف اور منکر قسم کی احادیث میں وارد ہے، جن احادیث سے کوئی حجت اور دلیل نہیں لی جا سکتی، اور نہ ہی عمل کرنے کے لیے ان احادیث کو دلیل بنایا جا سکتا ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (8 / 162).

نماز حاجت کے متعلق وارد شدہ حدیث یہ ہے:

عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور فرمانے لگے:

جس کسی کو اللہ تعالی یا کسی مخلوق کے سامنے ضرورت اور حاجت ہو تو وہ شخص وضوء کر کے دو رکعت ادا کرے اور پھر یہ کہے:

لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ

مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ أَسْأَلُكَ أَلا تَدَعَ لِي ذَنْبًا إِلا غَفَرْتَهُ وَلا هَمًّا إِلا فَرَّجْتَهُ وَلا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلا قَضَيْتَهَا لِي

اللہ تعالى كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں، وہ حليم و كريم ہے، اللہ تعالى پاك ہے، جو عرش عظيم كا رب ہے، سب تعريفات اللہ رب العالمين كے ليے ہيں، اے اللہ ميں تيرى رحمت كے واجب ہونے والى اشياء كا طالب ہوں اور تيرى مغفرت كا، اور ہر نيكى كى غنيمت چاہتا ہو، اور ہر گناہ سے سلامتى اے اللہ ميں تجھ سے سوال كرتا ہوں كہ ميرے سارے گناہ معاف كر دے، اور سارے غم اور پريشانياں دور كر دے، اور جس حاجت ميں تيرى رضا ہے وہ ميرے ليے پورى كر دے.

پھر دنياوى اور آخرت كے معاملات سے جو چاہے سوال كرے اسے ديا جائيگا"

سنن ابن ماجہ اقامۃ الصلاۃ و السنۃ (138).

امام ترمذى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں: يہ حديث غريب ہے، اس كى سند ميں مقال ہے: فائد بن عبد الرحمن حديث ميں ضعيف بيان كيا جاتا ہے، اور علامہ البانى رحمہ ا للہ تعالى كہتے ہيں: بلكہ يہ بہت ضعيف ہے، امام حاكم كہتے ہيں: ابو اوفى سے موضوع احاديث روايت كى ہيں.

ديكھيں: مشكاۃ المصابيح (1 / 417).

صاحب سنن و المبتدعات نے فائد بن عبد الرحمن كے متعلق امام ترمذى رحمہ اللہ تعالى كى كلام نقل كرنے كے بعد كہا ہے:

اور امام احمد كا كہنا ہے كہ: يہ متروك ہے..... اور ابن العربى نے اسے ضعيف كہا ہے.

اور ان كا كہنا ہے:

آپ كو اس حديث ميں جو مقال ہے اس كا علم ہو چكا ہے، اس ليے آپ كے ليے افضل اور بہتر اور سليم يہى ہے كہ آپ رات كے آخرى پہر اور اذان اور اقامت كے درميان اور نمازوں ميں سلام سے قبل اور جمعہ كے روز دعاء كريں كيونكہ يہ دعاء كى قبوليت كے اوقات ہيں، اور اسى طرح روزہ افطار كرنے كے وقت.

اور پھر آپ كے پروردگار جل شانہ كا فرمان ہے:

تم مجھ سے دعا كرو ميں تمہارى دعاء قبول كرونگا.

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور جب م0یرے بندے تجھ سے ميرے بارہ ميں سوال كريں تو انہيں كہہ ديں يقينا ميں قريب ہوں، دعا كرنے والے كى دعا كو قبول كرتا ہوں جب وہ مجھے پكارتا ہے.

اور ايك مقام پر اس طرح فرمايا:

اور اللہ كے ليے اچھے اچھے نام ہيں، تم اسے ان ناموں سے پكارو.

ديكھيں: كتاب السنن والمبتدعات للشقيرى (124).

واللہ اعلم .